سیرت نگاری۔ بین الاقوامی زبانوں میں
(انگریزی، جرمنی، فرانسیسی)

ڈاکٹر شیما زبانی
اسسٹنٹ پروفیسر، بی ایم سی ایچ گورنمنٹ کالج، کراچی

Abstract

This article proposes to reintroduce the Orientalists belonging to Europe and America who chose the life and achievements of our Holy prophet as a subject of their work and writings. Despite a reflection of bias and spite of source of the orientalists in their work against Islam and the prophet (peace be upon him) much informative can be found in the reasonable stock created by them, from historical point of view.

Approach of orientalists in different eras was divergent resulting variety in knowledge, experience, reasoning pattern, and religious beliefs, and accordingly standard of their work differs from each other. Before orientalist movement also the west was biased against Islam for about four hundred years after the emergence of Islam.

In seventeenth century the orientalists started framework their research work in the context of Arabic work on Islam. In eighteenth century some of the orientalists tried to be just and fair in dealing with the material of Islamic history and considered it objectively and they gracefully admired that was admirable.

Key words: Sirah writings, Orientalism, Orientalists

مشرق ومغرب کی اکثر علمی زبانوں میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارک پر مختلف ضخامت کی بے شمار کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ غیر مسلموں کا سیرت نبوی کے ساتھ شوق ودلچسپی زیادہ تر اس وجہ سے ہے کہ وہ پیغمبر اسلام کے حالات زندگی کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

عربی ادب کے تین میدان ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے اعمال واقوال کی ترویج وتوضیح کرتے ہیں۔ یعنی حدیث، سیرت اور تفسیر۔ ان میں سے ہر ایک کا بنیادی عنصر ''شخصی روایت'' ہے جو تینوں میں ایک ہی طرح آتی ہے یعنی متن حدیث کو سلسلۂ اسناد کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ مگر تینوں موضوعات کی کتابیں جو ان روایات پر مشتمل ہوتی ہیں، ان کو مختلف ڈھنگ سے پیش کیا جاتا ہے۔

☆ حدیث کے مجموعے ان روایات کو موضوعاتی تقسیم سے ترتیب دیتے ہیں، یا پھر اصحاب رسول کے ناموں سے جن تک سلسلۂ اسناد پہنچتا ہے۔

☆ سیرۃ کی کتابیں جن میں یہ روایات حوادث کی تاریخی ترتیب سے آتی ہیں۔

☆ تفسیر بالحدیث میں ان روایات کو اُن آیاتِ قرآنی کے لحاظ سے مرتب کیا جاتا ہے جن سے یہ متعلق ہوں۔ (۱)

مستشرقین کا نام علمی اور دینی حلقوں میں خاصا مشہور ومتعارف ہے۔ گزشتہ صدیوں کے مقابلے میں مستشرقین کے بارے میں صورتحال اب کافی مختلف ہو چکی ہے۔ ایک وہ زمانہ بھی گزرا ہے جب پیغمبر اسلام اور اہل اسلام کے لئے مستشرقین کا تعصب وظلم اپنی انتہا پر تھا۔ جب ان کا مشنری جذبہ اور جوش عداوت ان کو حقائق سے بے پرواہ کرتا رہا تھا۔ استشراق (Orientalism) اور مستشرق (Orientalist) کی اصطلاحیں لغوی اعتبار سے بہت زیادہ قدیم نہیں ہیں بلکہ انگریزی زبان وادب میں ان کا استعمال اپنے مخصوص اصطلاحی معنوں میں اٹھارویں صدی کے آخر میں شروع ہوا۔ (۲)

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کی تصریحات (ص ۱۰۴۶) کے مطابق مذکورہ بالا دونوں الفاظ (Orient) سے مشتق ہیں جس کے معنی ''شرق''، یا ''مشرق''، یا 'جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے' کے ہیں۔ جبکہ (Orientalism) مشرقیت یا اشراق کے معنی رکھتا ہے۔ مولوی عبدالحق کے مطابق (Orientalist) سے مراد وہ شخص ہے جو مشرقی زبانوں، علوم وفنون، آداب وثقافت اور تہذیب و تمدن وغیرہ پر عبور رکھتا ہو یعنی ماہر مشرقیات ہو۔

مستشرقین کا رویہ ہر زمانے میں یکساں نہیں رہا اور اسی لئے ان کے ہاں علم، تجربہ، اندازِ استدلال، مذہبی حیثیت اور وابستگی کے مختلف انداز نظر آتے ہیں اور اسی لحاظ سے ان کے فکر وفن اور تحقیق وتالیف کا معیار بھی الگ الگ ہے۔

استشراق کے ایک تحریک کی شکل اختیار کرنے سے پہلے بھی اہل مغرب کا رویہ بغض وعداوت کا رہا اور یہ سلسلہ ظہورِ اسلام کے بعد سے کوئی چار سو سال تک جاری رہا۔ سولھویں صدی عیسوی میں ایک مرحلہ وہ آیا جب عیسائیوں کے مختلف فرقوں کا اتحاد ہوا اور ایک متحدہ رومی کیتھولک چرچ کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ بھی طے پایا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف محاذ کو تحقیق وتدریس سے منسلک کر دیا جائے اور مغربی دنیا کے اہل علم ودانش علمی میدان میں اس محاذ پر کام جاری رکھیں گے۔ لہٰذا اب ایک شخص ''گیام پوسٹل'' (Guillaume Postel) سامنے آیا جو کہ تحریک استشراق کا باوا آدم سمجھا جاتا ہے اور اس نے اس تحریک کو منظم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا، اس نے استاد لسانیات کے حوالہ سے اہم خدمات انجام دیں۔ پوسٹل فرانسیسی مستشرق تھا۔ اس کا زمانہ (۱۵۱۰ء۔۱۵۸۱ء) ہے۔ پوسٹل ہی کے لئے ۱۵۳۹ء میں کلیہ فرانس (College de france) قائم کیا گیا اور وہ عربی کی پہلی کرسی صدارت پر فائز ہوا۔ پوسٹل کے کام کو اس کے شاگرد جوزف اسکالیجر (Joseph Scaliger) نے آگے بڑھایا۔ بہر حال ۱۵۸۶ء میں عربی مطبوعات کا سلسلہ یورپ میں شروع ہوا۔ (۳)

اس طرح دو باتیں سامنے آتی ہیں:

i۔ یہ کہ سولھویں صدی عیسوی میں باقاعدہ طور پر تحریک استشراق (Orientalism) کا آغاز ہوا۔

ii۔ اس تحریک کی شروعات خالص مسیحی مشنری اور کلیسائی پس منظر میں ہوئی، جس کا اثر بعد میں بھی جاری رہا۔

۱۶۳۸ء میں ایڈوڈ پوکاک (Edward Pococke) جو ایک انگریز مستشرق تھا اس کو آکسفورڈ میں شعبہ عربی کا صدر نشین بنایا گیا، اس کا زمانہ ۱۶۹۱ء۔۱۶۰۴ء ہے۔

اس سترھویں صدی کی ایک خاصیت مولانا شبلی نعمانی نے یہ بیان کی ہے کہ اس میں سنے سنائے عامیانہ خیالات کے بجائے مستشرقین کے تحقیقی مواد میں کسی قدر تاریخ اسلام و سیرت پیغمبر کی بنیاد عربی ماخذوں پر قائم کی گئی۔ یہ تبدیلی اس لئے آئی کہ اب یورپ میں عربی زبان سے واقفیت اور عربی تصانیف کے مندرجات اور عربی مصادر نے روشنی پیدا کی اور اس تضاد کو سمجھا جانے لگا جو سیاحوں کے سفرناموں کے اندرجات اور تصورات اور اصل حقائق کے مابین پایا جاتا تھا۔

اٹھارویں صدی عیسوی کے دوران بھی تحریک استشراق منازل ارتقاطے کرتی رہی اس صدی میں مستشرقین کے رویے میں کچھ لچک پیدا ہوئی۔ اس لچک کا مطلب یہ ہے کہ ان مستشرقین میں سے چند کا رویہ نسبتاً انصاف پسندی کا ہوگیا، اور انھوں نے اپنے دل و نگاہ میں گنجائش پیدا کر کے معروضیت (Objectivity) اور توصیف و مدح اسلام (Admiration) میں بخل سے کام نہ لیا۔ اس دور میں سب سے پہلے ایک ولندیزی مستشرق ریلان (H.Reland) نے ۱۷۰۴ء میں" De Religione Mohammadica" کے نام سے تصنیف لکھ کر اس رویہ کی ابتداء کی اور اپنے ہم مشربوں سے مطالبہ کیا کہ 'ہم مشرق کو اس کے اپنے اصل مآخذ کے ذریعے ہی سمجھ سکتے ہیں۔'' اور'' تاریخی انصاف کے ترازو میں ہمیں اسلام کو بھی تولنا چاہیئے۔''(۴)

اس صدی میں مستشرقین کی ذاتی وانفرادی کوششوں کے علاوہ سرکاری اور اجتماعی سطح پر بھی سرگرمیاں منظم کی گئیں، بقول مولانا شبلی نعمانی'' یہ وہ زمانہ ہے جب یورپ کی سیاسی قوت، اسلامی ممالک میں پھیلنی شروع ہوئی، اس نے (Orientalists) کی ایک بڑی جماعت پیدا کر دی جنھوں نے حکومت کے اشارے پر السنۂ مشرقیہ کے مدارس کھولے، مشرقی کتب خانوں کی بنیادیں ڈالیں، ایشیاٹک سوسائیٹیاں قائم کیں...اورینٹل تصنیفات کا ترجمہ شروع کیا''۔

یورپ میں بھی مسلمانوں کے سائنسی علوم پر علمی و تحقیقی کام کی غرض سے پیرس میں ۱۷۹۵ء میں ایک ادارہ' ایکول دے لونگ اورینٹل وِیوانت،'' Eco. le des langues Orientales vivanless'' قائم کیا گیا۔ جس کے معنی THE SCHOOL OF ALIVE EASTREN LANGUAGES ہیں۔(۵)

اس صدی عیسوی میں اس تحریک کے حوالے سے یہ بھی اہم خاصیت ہے کہ باقاعدہ استشراق (Orientalism) اور مستشرق (Orientalist) کی اصطلاحات کا رواج عام ہوا چنانچہ برطانیہ میں ۱۷۷۹ء اور فرانس میں ۱۷۹۹ء میں مستشرق کی اصطلاح رائج ہوئی۔ جس کے ساتھ ایک مخصوص تصور اور رویہ (Discipline) نے جنم لیا۔(۶)

انیسویں صدی عیسوی میں مستشرقین کے رویہ اور سلوک کی وہ یکسانیت نظر نہیں آتی جو پہلے ان کا خاصہ تھی۔ مستشرقین کی نوجوان نسل، زمانے کے حالات و مسائل کے پیش نظر ذہن و فکر کی نئی تبدیلیوں سے دوچار ہو رہی ہے۔ جس کا عمومی سبب یہ ہے کہ اب

طاقت وقوت کے سارے اوزان و پیمانے بدل گئے ہیں۔

جب تک یورپ مسلمانوں کے ساتھ سیاسی لحاظ سے برسر پیکار رہا برطانوی اور فرانسیسی مستشرقین کا رویہ مخالفانہ اور غیر ہمدردانہ رہا۔ جبکہ اس دور میں امریکی مصنفین عام طور پر ہمدردی کا رویہ رکھتے رہے لیکن انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں امریکی مصنفین اسلام کے بارے میں کم ہمدرد ہو گئے جبکہ یورپی اب غیر متعلق اور بے پروا نظر آتے ہیں۔ کرداروں کا یہ فرق ۱۹۵۵ء کے لگ بھگ اختیار کیا گیا۔

دور جدید میں یہ علمی تحریک میڈیا کی وجہ سے ایک اور جہت اختیار کر گئی جس میں ٹی وی۔ ویب۔ نیٹ بھی اس تحریک کا حصہ بن گئے اور اسلام مخالف وحامی دونوں قسم کے کام سامنے آتے رہے اس کا سب سے بڑا فرق یہ پڑا کہ اب تحریک کے مخاطب کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا اور یہ تحریک صرف علمی نہیں بلکہ جذباتی اور نفسیاتی صورت بھی اختیار کر گئی۔ جس کا مقصد فکری بحث نہیں بلکہ اشتعال پذیری بن گیا جس کی مثال خاکے، توہین رسول کے مرتکب مصنفین کی تخلیقات کی پذیرائی وغیرہ ہے۔ مگر اس سب کے ساتھ وہ علمی وفکری کام بھی ضرور جاری رہا جو صدیوں کا تسلسل ہے۔ دور جدید کے مستشرقین میں سے چند اہم نام ہیں:

☆ **کیرن آرم اسٹرانگ** (Karen Armstrong) جن کی کتاب ''Islam A short History'' لندن سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔ ایک اور اہم کتاب ''Muhammad:A Biography of the Prophet'' بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی سوانح پر ہے۔

☆ **ہاوٹنگ** (G.R.Hawting) یہ ایک انگریز مستشرق ہیں جس کی دو اہم کتابیں ''Approches to the Quran'' ۱۹۹۳ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ اور دوسری کتاب ''The Idea of Idolatry and the emergence of Islam'' ہے جو کیمبرج یورنیورسٹی پریس سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔

☆ **این میری شمل** (Anne marie Schimmel) یہ ہاورڈ یورنیورسٹی میں ہندو پاک کلچر کی پروفیسر رہیں ان کا کام جرمن زبان میں ہے۔ ان کی ایک اہم کتاب ''And Muhammad is His messenger'' ہے جو ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا۔ دیگر کتابوں میں ''Mystical Dimension of Islam'' اور ''Islam in the Indian Subcontinent'' ہیں۔

فرانسیسی، جرمن اور انگریز مستشرقین کا کام صدیوں پر محیط ہے اس بات سے قطع نظر کہ وہ اسلام کی مخالفت میں ہے یا حمایت میں، یہ کام دنیا کی علمی تحریک کے حوالے سے اہم حیثیت رکھتا ہے۔

مستشرقین کے کام کے حوالے سے اس کاوش کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ان علماء نے اسلام کے بنیادی مآخذوں کے تراجم کے سلسلے میں کیا ہے۔ جو متقدمین کی مؤلفات پر مبنی ہے۔ یہ تراجم جرمن، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں کیے گئے ہیں۔ چند کا ذکر یہاں کرتے ہیں:

☆ **سیرت ابن ہشام**: ابن اسحاق کی جو کتاب اولین ماخذوں میں شمار ہوتی ہے، یہ ابن ہشام کی تلخیص ہے جو ''سیرت ابن ہشام'' کے نام سے مشہور ہے۔ سیرت ابن ہشام کو سب سے پہلے جرمن مستشرق ویسٹن فیلڈ (Wustenfeld) نے ۱۸۶۰ء میں

گوٹنگن سے عربی میں شائع کیا۔اس کتاب کا کئی بار ترجمہ ہوا ہے جس میں پروفیسر وائل(Gustav Weil)نے۱۸۶۴ء میں اس کا جرمن میں ترجمہ شائع کیا اور پھر اس کے نوے سال بعد پروفیسر الفریڈ گیوم(Alfred Gillaume)نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔

☆**کتاب المغازی مئولف الواقدی:** جرمن مستشرق ویل ہائی ژن(Well Hausen)نے کتاب کا جرمن ترجمہ۱۸۸۲ء میں برلن سے شائع کیا تھا۔بعد میں انگریزی زبان میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے اسے تین ضخیم جلدوں میں ۱۹۶۴ء میں شائع کیا''Kitab al Maghazi of Al waqadi , Edited by J.W.B.Jones 3 vol'' نام سے۔

☆**کتاب الطبقات الکبیر ابن سعد:** ابن سعد کی اس لاجواب تالیف کو''طبقات ابن سعد'' بھی کہا جاتا ہے۔پروفیسر زخاؤ (Sachau)نے جرمن علماء کے تعاون سے اس کو آٹھ جلدوں میں شائع کروایا۔

☆**تاریخ الرسل والملوک مئولف امام طبری:** لائیڈن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈی خوے(De Goeje)نے اس کو مکمل طور پر شائع کرنے کے لئے کمرہمت باندھی اس کو بارہ جلدوں میں شائع کیا گیا۔۱۹۶۰ء میں بعد میں مصر سے تاریخ طبری کے جو نسخے چھپے وہ اس ہی ایڈیشن کی نقل ہیں۔(۷)

انگریز مستشرقین میں سے چند اہم نام اور ان کا کام

☆**سائمن اوکلے**(Ocklay,S.)جس کا زمانہ ۱۶۷۸ء۔۱۷۲۰ء تھا۔ان کی کتاب''History of the Saracen'' ہے جو ۱۷۰۸ء سے ۱۷۱۸ء شائع ہوئی۔یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔(۸)

☆**ایڈورڈ گبن**(Gibbon,E.)کا زمانہ ۱۷۳۷ء۔۱۷۹۴ء ہے۔اس نے اپنی کتاب تاریخ زوال رومہ کے لئے خاص شہرت پائی۔اس نے ۱۷۵۰ء میں یہ کتاب شائع کی۔

☆**ایڈورڈ ہنری پامر**(Palmar,E.H.)برطانوی مستشرق اور مشہور مترجم قرآن ہے۔ترجمہ قرآن مطبوعہ آکسفورڈ ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا۔ان کا زمانہ ۱۸۴۰ء۔۱۸۸۳ء ہے۔

☆**سر ولیم میور**(**Muir,W.Sir**)مشہور انگریز مستشرق۔اس کی تصنیف'' The life of Muhammad From Original Sources''لندن سے شائع ہوئی۔

☆ **مارگولیتھ**(**Margoliouth, D.S.**)برطانوی مستشرق ہے۔زمانہ ۱۸۵۸ء۔۱۹۴۰ء ہے۔اس کی کتاب'' Mohammad and the Rise of Islam''نیویارک سے ۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی۔مارگولیتھ نے اپنے مطالعہ سیرت میں آنحضرت ﷺ کو محض ایک سیاسی رہنما کی حیثیت سے ہی پیش کیا ہے۔(۹)

☆**ولیم منٹگمری واٹ**(**Watt, W.M.**)انگریز مستشرق جس نے مطالعہ سیرت کے ضمن میں کئی کتابیں تحریر کیں۔اس کی مشہور تصانیف میں: Muhammad at Madina(1956)London,Muhammad at Mecca(1953)London,Muhammad and Statesman(1961)London شامل ہیں۔

☆ **سر تھامس آرنلڈ** (**Arnold, T.Sir**) انگریز مستشرق۔ زمانہ ۱۸۶۴ء۔۱۹۳۰ء ہے۔اس کی مشہور ترین کتاب ''The preaching of Islam'' ہے جولندن سے ۱۸۹۶ء میں شائع ہوئی۔

☆ **مارماڈیوک پکتھال** (**Pickthall M.W**) زمانہ ۱۸۷۵ء۔۱۹۳۶ء ہے۔ان مشہور برطانوی شخصیت کے اہم کاموں میں ترجمہ قرآن اور اسلامی تہذیب پر خطبات شامل ہیں۔

☆ **اسٹینلے لین پول** (**Stainlay lane pole**) مشہور برطانوی مستشرق۔ زمانہ ۱۸۵۴ء۔۱۹۳۱ء، یہ مورخ ہے اور تاریخ مسلمانان اندلس، سلطنت ترکیہ پر کام کیا ہے۔

☆ **نکلسن** (**Nicholson,R.A**) مشہور برطانوی مستشرق۔ زمانہ ۱۸۶۸ء۔۱۹۴۵ء ہے،اس کی متعدد تصانیف ہیں مگر سب سے مشہور تصنیف'(A literary history of the Arabs' Newyork 1907) ہے۔

☆ **گب** (**Gibb H.A.R**) مشہور مستشرق۔ جس کی اہم تصنیف (Muhammadanism- An Historical Survey) ہے جولندن سے ۱۹۵۳ء میں شائع ہوئی۔ (۱۰)

☆ **برناڈ لوئیس** (**Lewis Barnard**) عہد جدید کا مشہور انگریز مستشرق۔اس کی تصانیف کثیر ہیں۔اس کی مشہور کتابوں میں((Arabs in History اور(Islam in History) شامل ہیں۔

☆ **اسپرنگر** (**.Sprenger,A**) مشہور برطانوی مستشرق ہے۔ یہ ان مستشرقین میں سے ہے جس نے سیرت نبوی کا مطالعہ طبی اور نفسیاتی نقطۂ نظر سے کیا ہے، اور پیغمبر اسلام کو محض ایک معاشی اور معاشرتی مصلح کی حیثیت سے اہمیت دی ہے۔اس کی تصنیف 'Life of Mohammad' ہے جو ۱۸۵۱ء میں شائع ہوئی۔

☆ **واشنگٹن ارونگ** (**Irving,W**) معروف امریکی مستشرق۔ جس کا زمانہ ۱۷۸۳ء۔۱۸۵۹ء ہے۔خصوصاً سیرت محمد اور خلفاء پر دو جلدیں تحریر کیں جو ۵۰۔۱۸۴۹ء میں شائع ہوئیں۔ایک تصنیف کا نام'Life of Muhammad' ہے جو نیویارک سے شائع ہوئی۔

☆ **گیوم الفریڈ** (**Guillaume,A**) انگریز مستشرق۔ اہم تصنیف ترجمہ سیرۃ ابن ہشام۔ 'Life of Muhammad'1955 Oxford uni press Oxford ہے۔

☆ **میکڈونلڈ** (**Macdonald D.B**) میکڈونلڈ کے لیکچرز نفسیاتی نقطہ نظر پر مبنی ہیں ان کی ایک اہم کتاب 'The religious Attitude and life in Islam' ہے جو شکاگو یونیورسٹی میں دیئے گئے لیکچرز پر مشتمل ہے اور یہ ۱۹۶۵ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔ نیویارک سے ۱۹۱۱ء میں کچھ لیکچرز شائع ہوئے جو'Aspects of Islam' کے نام سے کتابی شکل میں لائے گئے۔

☆ **مارٹن لنگز** (**Martin lings**) انگریز مستشرق۔ بعد میں مسلمان ہو گئے، کی مشہور کتاب 'The Prophet Muhammad' ہے۔

☆ **حطی** (**Hitti ,P.K**) مشہور امریکی مستشرق ہے۔ جس کی مشہور کتاب' تاریخ عرب' ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی جس کا متعدد ز

بانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

☆ **ٹائن بی** (Toynbee, A.J) انگریز مستشرق۔اس کی مشہور تصنیف 'A Study of History' لندن سے ۱۹۵۴ء۔۶۱ کے دوران شائع ہوئی۔ (۱۱)

چند اہم جرمن مستشرق اوران کا کام

☆ **رسک** (Reiske, J.J) جرمن مستشرق ہے۔جس کا زمانہ ۱۷۱۶ء سے ۱۷۷۴ء ہے۔وہ جرمنی کا کلاسیکی لسانی ولغوی اور عربی زبان کا اسکالر ہیں اوران کو یونانی زبان وادب پر سند مانا جاتا ہے۔

☆ **ویل** (Weil, G) جرمن مستشرق۔زمانہ ۱۸۰۸ء۔۱۸۸۹ء ہے۔ ان کی متعدد کتابیں ہیں جن میں عہد رسالت پر تین جلدیں، سیرت ابن ہشام کا جرمن ترجمہ' Mohammad de prophet sein leban and scine lechre , stuttgart 1843 ''محمد دے پرافٹ زین لے بان اُنڈ زائینے لیشرژ' اس کے علاوہ تاریخ الخلفاء اور مسلمانوں پر پانچ مجلدات بھی اس کے کام کا اہم حصہ ہیں۔

☆ **گوئٹے** (Goethe) مشہور جرمن شاعر۔اس کا زمانہ ۱۷۴۹ء۔ ۱۸۳۶ء ہے۔اس کی اصل شہرت اس کی نظم ' Mahomet's Gesang' کے سبب ہوئی جو رسول کی زندگی پرمبنی ہے۔

☆ **فلائیشر** (Fleischer, H.I) جرمن مستشرق ہے۔زمانہ ۱۸۰۱ء۔۱۸۸۸ء ہے۔اس نے تاریخ ابی الفداء کو متن وترجمہ اور تعلیقات وحواشی سے آراستہ کر کے لینبرگ سے ۱۸۳۱ء میں شائع کرایا۔ایک اور کتاب تاریخ عرب قبل از اسلام پر لکھی جو لینبرگ سے اسی سال شائع ہوئی۔

☆ **وسٹنفیلڈ** (Wustenfeld,F.) جرمن مستشرق۔زمانہ ۱۸۰۸ء۔۱۸۹۹ء ہے۔اس کی متعدد تصانیف ہیں جس میں تاریخ مکہ المکرّمہ، سیرت ابن ہشام معہ حواشی (تین جلدیں)، اراضی مدینہ منورہ، اور تاریخ اشراف مکہ وغیرہ ہیں۔(۱۲)

☆ **ایڈورڈ سخاؤ** (Sachau, E) یہ مشہور ومعروف جرمن مستشرق، یہ برلن میں مشرقی زبانوں کے کلیہ کے سربراہ اور زبان دان تھے۔مولانا شبلی کے مطابق پروفیسر سخاؤ کی ہی کوششوں سے ابن سعد کی طبقات جیسی تصنیف سیرت پر شائع ہوئی۔

☆ **فان کریمر** (Von Kremer) یہ بھی مشہور مستشرق ہے۔اس کا کام جرمن زبان میں ہے۔اسلامی مصادر کی تقریباً بیس عربی کتابوں کو تلاش کر کے شائع کیا ان میں واقدی کی المغازی، ماوردی کی الاحکام السلطانیہ قابل ذکر ہیں۔

☆ **ویل ہائی ژن** (Wellhausen,J) جرمن مستشرق ہے۔اس کا زمانہ ۱۸۴۴ء۔ ۱۹۱۸ء ہے۔اس نے بھی بے شمار تصانیف یادگار چھوڑیں ہیں جس میں محمد مدینہ میں، دین اسلام کے مطالعات، عہد نبوی میں دستور مدینہ، مکاتیب نبوی اور وفود وغیرہ۔

☆ **گولڈزیہر** (Goldziher, Y) ہنگری کا مشہور مستشرق ہے اس کا زمانہ ۱۸۵۰ء۔۱۹۲۱ء ہے۔یہ کثیر التصانیف شخص ہے، قرآن، تفسیر، حدیث، سیرت پر بے شمار دراسات شائع کئے۔اس کا تمام کام جرمن زبان میں ہے۔اس کی مشہور تصنیف ' Muhammedanische Studien ''محمد اینیشے اسٹوڈی ان' دو حصوں پر مشتمل ہے جو ۹۰۔۱۸۸۹ء میں شائع ہوئی

تھی۔(۱۳)

☆ **جوزف شاخت** (Schacht,J.) ایک مشہور جرمن مستشرق ہے۔ یہ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوا۔ اسلام اور علوم اسلامی پر متعدد تصانیف ہیں مگر اصل کام قانون اور اصول فقہ اسلامی پر ہے۔

چند اہم فرانسیسی مستشرقین اور ان کا کام

☆ **گارسں دی تاسی** (Tassy, Garcin, de.) فرانسیسی مستشرق۔ اس کا زمانہ ۱۷۹۴ء۔۱۸۸۷ء ہے۔ یہ صاحبِ تصنیف ہے دینِ اسلام، قرآن، مذہبی تعلیمات و فرائض وغیرہ اس کے موضوعات ہیں۔(۱۴)

☆ **مینارڈ** (Meynard, Barbier, de) فرانسیسی مستشرق۔ زمانہ ۱۸۶۷ء۔۱۹۰۸ء ہے اس نے استشراق پر پہلا رسالہ لکھا اور شائع کرایا۔ مسعودی کی 'مروج الذہب' کا متن و ترجمہ شائع کرایا۔

☆ **لیبان، ڈاکٹر** (Lebon,Dr.G) فرانسیسی مستشرق، مشہور عالم، طبیب اور مورخ ہے۔ ۱۸۴۱ء میں پیدا ہوا۔ متعدد ضخیم کتابیں لکھیں۔ تمدن عرب اور اندلس میں عربی تمدن پر کام قابل ذکر ہے۔ اس کا شمار ان مستشرقین میں ہوتا ہے جو انصاف پسند تھے اور اسلامی خوبیوں کے قائل تھے۔

☆ **یوجین ینگ** (Eugene Young) فرانسیسی مستشرق ہے۔ متعدد کتابوں کا مصنف اس کا مشہور رسالہ 'مشرق جس طرح اُسے مغرب نے دیکھا' اور سیرت نبوی بزبان فرانسیسی ہے۔ اس کا انتقال ۱۹۲۰ء میں ہوا۔(۱۵)

☆ **دیویغرے** (Desvergers.A.N) فرانسیسی مستشرق۔ زمانہ ۱۸۰۵ء۔۱۸۶۷ء ہے۔ اس کی متعدد تصانیف ہیں 'تاریخ ابی الفداء' سے سیرۃ النبی کا خلاصہ متن و ترجمہ ۱۸۳۷ء میں شائع کیا۔ فرانسیسی میں کتاب کا نام 'Vie de Mohammed' وی دی محمدؐ ہے۔(۱۶)

☆ **پے غاں، ڈاکٹر** (Perron,A.) فرانسیسی مستشرق۔ زمانہ ۱۸۰۵ء۔۱۸۷۶ء ہے۔ متعدد تصانیف و تراجم ہیں۔ ترجمہ کتاب الطب نبوی از جلال الدین ابی سلیمان داؤد ۱۸۶۰ء میں شائع ہوا۔

☆ **بولاں ویلیے** (Count of Boulainvilliers) فرانسیسی مستشرق۔ زمانہ ۱۶۵۸ء۔۱۷۲۲ء ہے۔ اس کی کتاب فرانسیسی زبان میں 'Vie de Mohamet' کے نام سے ۱۷۳۰ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب اسلام اور پیغمبر اسلام کی جانب پہلی دوستانہ کاوش تھی جو مسیحی یورپ میں ظاہر ہوئی۔(۱۷)

☆ **لے مونز** (Lammens, P.H) یہ راہب مستشرق تھا، بلجیئم میں پیدا ہوا، فرانس میں رہائش اختیار کی۔ اس کا زمانہ ۱۸۶۲ء۔۱۹۳۷ء ہے۔ اس کی متعدد تصانیف ہیں۔ تاریخ سیرت، فاطمہ اور دیگر بنات محمدؐ، اور گہوارہ اسلام وغیرہ۔ اس کا تمام کام فرانسیسی میں ہے۔

☆ **طورغ اینڈرے** (Tor.Andrae) یہ فرانسیسی مستشرق ہے اس کی متعدد تصانیف ہیں۔ اس کی اہم ترین تصنیف 'Muhammad-The Man and his faith' ہے۔ جو انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر ۱۹۵۸ء میں لندن سے شائع ہوئی۔

☆ مونٹے (Montet,Ed) فرانسیسی مستشرق ہے۔ زمانہ ۱۸۵۶ء۔۱۹۲۷ء ہے۔ اس کی تصانیف میں: اسلام حال و مستقبل (مطبوعہ پیرس ۱۹۱۰ء) الاسلام (مطبوعہ ۱۹۲۱ء) اور فرانسیسی میں ترجمہ قرآن (مطبوعہ ۱۹۲۹ء) شامل ہیں۔

☆ گاڈفرے دی ممبائن (Goudefroy ,de ,M.) فرانسیسی مستشرق۔ زمانہ ۱۸۶۲ء۔۱۹۵۷ء ہے۔ یہ پیرس میں مشرقی علوم وسنۃ کے شعبے میں عربی کا استاد تھا یہ متعدد کتابوں کا مصنف ہے۔ اسلام میں نظم (مطبوعہ ۱۹۳۱ء)، مکہ و مدینہ (مطبوعہ ۱۹۱۸ء) ہیں۔(۱۸)

ان مستشرقین کی بہ زبان جرمن، فرانسیسی اور انگریزی ایک طویل فہرست ہے جن کا کام صدیوں پر محیط اس تحریک کا حصہ ہے جس کا ذکر آغاز میں کیا گیا ہے۔ یہاں اس بات سے بحث نہیں کہ آیا یہ کام اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ہے یا حمایت میں۔ یہاں صرف یہ جائزہ پیش کرنا مقصود ہے کہ دنیا کی اہم مغربی زبانوں میں سیرت نبوی اور اسلام سے متعلق دلچسپی لی گئی۔ نجیب العقیقی نے اپنی کتاب المستشر قون، جلد اص ۲۔۳ پر تحریر کی ہے کہ 'اس دور میں مستشرقین نے تصنیف و تالیف کے ڈھیر لگا دیئے۔ بلکہ ان کی بدولت اور ان کی کاوشوں کے طفیل بہت سی نادر اور مفقود الخبر کتابیں مسلمانوں تک پھر سے پہنچیں اور مشہور و متعارف ہوئیں' بہر حال استشراق، کسی مثبت اور تعمیری رویہ اور سلوک و دستور کا نام نہیں ہے بلکہ یہ مغرب کی جاری کردہ مئوثر علمی روایت ہے جو کسی نہ کسی صورت میں اب بھی جاری ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ جوزف ہورووتس، سیرت نبوی کی اولین کتابیں اور ان کے مؤلفین (ترجمہ نثار احمد فاروقی)، نقوش جلد ا شمارہ ۱۳۰، ادارۂ فروغ اردو لاہور، دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۷۰۹

۲۔ مستشرقین اور مطالعہ ءسیرت، نقوش رسول نمبر ۱۱، ادارہ ءفروغ اردو لاہور، جنوری ۱۹۸۵ء، ص ۴۹۳

۳۔ ایضاً ص ۵۰۲ ۴۔ ایضاً ص ۵۰۶ ۵۔ ایضاً ص ۵۰۷ ۶۔ ایضاً ص ۵۰۷

۷۔ شیخ عنایت اللہ، ڈاکٹر، رسول اللہ کے سیرت نگار، نقوش رسول نمبر جلد ا، ادارہ ءفروغ اردو لاہور، دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۱۲۷

۸۔ مستشرقین و مطالعۂ سیرت، نقوش رسول نمبر ۱۱، ادارہ ءفروغ اردو لاہور، جنوری ۱۹۸۵ء، ص ۵۰۷

۹۔ ایضاً، ص ۵۲۰

۱۰۔ فہرست مستشرقین، نقوش رسول نمبر جلد ۱۱، ادارۂ فروغ اردو لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۵۵۸ ۱۱۔ یضاً ص ۵۵۴

۱۲۔ مستشرقین و مطالعۂ سیرت، نقوش رسول نمبر جلد ۱۱، ادارۂ فروغ اردو لاہور، دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۵۱۵

۱۳۔ ایضاً ص ۵۱۶ ۱۴۔ ایضاً ص ۵۱۴ ۱۵۔ ایضاً ص ۵۱۷

۱۶۔ http://fr.wikipedia.org/wiki/mahomet

۱۷۔ مستشرقین و مطالعۂ سیرت، نقوش رسول نمبر جلد ۱۱، ادارۂ فروغ اردو لاہور، دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۵۰۶

۱۸۔ ایضاً، ص ۵۲۳